ربیع الاول ۱۳۹۵ھ بمطابق مارچ ۱۹۷۵ء

معارف

جلد ۱۲۵ عدد ۳

جناب مولانا ظفر احمد عثمانیؒ

وفیات

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ

۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو نامور عالم مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی نے ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی، وہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے حقیقی بھانجے اور ہم زلف تھے، اُن کی ولادت ۱۳۱۰ھ میں دیوبند میں ہوئی، اُن کے والد شیخ لطیف احمد عثمانی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے عزیز تھے، اُن کی ابتدائی تعلیم دار العلوم دیوبند میں ہوئی، پھر حکیم الامت نے ان کو تھانہ بھون بلالیا، یہاں فارسی کی تکمیل اور عربی کی کچھ کتابیں پڑھیں، مولانا تھانوی سے بھی مثنوی مولانا روم اور عربی کے کچھ اسباق پڑھے، یہاں سے مولانا نے اُن کو مدرسہ جامع العلوم کانپور بھیج دیا، پھر مظاہر علوم سہارنپور جا کر تکمیل کی، ۱۳۲۸ھ میں یہیں مدرس مقرر ہوئے، وہ تھانہ بھون میں درس و افتا کی خدمت پر بھی مامور [illegible] سے [illegible] بھون گئے، جہاں درس و تدریس کے علاوہ وعظ و ارشاد کا بھی شغل جاری رکھا، مولانا [illegible] ڈھاکہ یونیورسٹی کے استاذ دینیات مقرر ہوئے، یہاں ایک مدرسہ اشرف العلوم قائم کیا، اس میں بلا معاوضہ درس دیتے تھے، ۱۹۵۴ء میں دار العلوم ٹنڈو الہ یار (سندھ) میں شیخ الحدیث ہوئے اور آخر تک اسی سے تعلق رہا،

درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کا بھی سلسلہ جاری رکھا، اردو عربی میں بہت سی کتابیں لکھیں، حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ سے گہرے تعلقات تھے، معارف میں بھی ان کے عالمانہ مضامین شائع ہوتے رہے، حکیم الامت کے اکثر مواعظ قلمبند کئے، اُن کی تفسیر بیان القرآن کا تتمہ

کیا، ان کا سب سے اہم کارنامہ بیس جلدوں میں اعلاء السنن کی ترتیب و تالیف ہے، اس میں حنفی مذہب کی موید حدیثوں کو بالاستیعاب جمع کرکے اس غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے کہ حنفی مسلک کی تائید میں احادیث بہت کم ہیں، حواشی میں محدثین اور علمائے فن کی تحقیقات درج ہیں، اس کا مقدمہ مستقل کتاب کی صورت میں علٰحدہ ایک جلد میں شائع ہوا ہے، یہ جلدیں حضرت تھانویؒ کی نگرانی میں دیدہ ریزی، وسعت نظر اور تحقیق و تنقید سے مرتب کی گئی ہیں، حنفیہ نے جو مسائل قرآن سے مستنبط کئے ہیں ان کو احکام القرآن کے نام سے جمع کرنا شروع کیا تھا، شعبۂ تاریخ ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کی فرمائش پر خود نوشت حالات نوادر النظر فی آثار الظفر کے نام سے لکھے شعر و سخن کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے، اردو عربی دونوں میں داد سخن دیتے رہے،

وہ علوم ظاہر کی طرح علوم باطن سے بھی مالامال تھے حضرت مولانا تھانویؒ سے قرابت ہی کا نہیں بلکہ دینی و روحانی تعلق بھی تھا انکی نماز جنازہ بھی پڑھائی تھی کئی بار حج و زیارت کعبہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی،

مزاج میں تشدد و انتہا پسندی کے بجائے حق پسندی تھی، ہر طبقہ و مسلک کے لوگوں کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے، جانبداری اور حق بات کہنے میں جماعتی عصبیت مانع نہ ہوتی تھی، اس کا ثبوت ان کی معرکۃ الآرا تصنیف اعلاء السنن ہے، ان کے بقول اس میں تقلید جامد کے بجائے تحقیق فی التقلید سے کام لیا گیا ہے، جس مسئلہ میں حنفیہ کی دلیل کمزور تھی وہاں صاف طور سے ضعف دلیل کا اعتراف کیا گیا ہے، اور دوسرے مذاہب کی قوت کو تسلیم کیا گیا ہے،

ان میں علم و سیاست دونوں کا اجتماع تھا، علمی و دینی خدمات کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں بھی نمایاں حصہ لیتے تھے، تحریک پاکستان کے بڑے حامی تھے اور اس کے لئے ملک کے مختلف مقامات کا دورہ بھی کیا، تحریک کے شباب کے زمانہ میں اعظم گڈھ بھی تشریف لائے تھے، یہاں ان کا بہت بڑا جلوس نکالا گیا تھا جس کی یاد یہاں کے لوگوں میں اب تک باقی ہے، مولانا علم و عمل اور اخلاق و عادات میں علمائے سلف کا نمونہ تھے، ایسے صاحب کمال اور بلند پایہ علما مدتوں میں پیدا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ قوم و ملت اور علم و دین کے اس خادم کے درجات بلند کرے، اور اپنے دامن رحمت میں جگہ دے،

"ض"